بسم اللہ الرحمن الرحیم
تقلیدِ ائمۂ ملّت
از
مولینا عبدالوہاب خان قادری رضوی
باہتمام
مفتی احمد میاں برکاتی
ناشر
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ
دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم (القرآن)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (فقہا) ہیں۔

تقلیدِ ائمہ ملّت

بجواب

اصلی اہلسنّت

—تصنیفِ لطیف—

حضرت مولانا محمد عبدالوہاب خان قادری رضوی مدظلہ

تقدیم

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی

—ناشر—

نوری اکیڈمی، حیدرآباد

نام کتاب : تقلید ائمہ ملت

مصنف : مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری

محرک : پیر احسان اللہ خاں

مؤید : حافظ محمد رمضان برکاتی

تقدیم : ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی

کتابت : محمد رمضان انصاری

پروف ریڈنگ : محمد میاں نوری

صفحات : ۷۲

تاریخ اشاعت : مئی ۱۹۸۵ء بار اوّل
دسمبر ۱۹۹۳ء بار دوم

نگران طباعت : حافظ محمد حماد رضا خاں نوری

قیمت : ــــــــــــ ۱۰/۵۰

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات، شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

۲۔ مکتبہ خلیلیہ برکاتیہ، جامعہ خلیلیہ برکاتیہ، الوحید کالونی، حالی روڈ حیدرآباد۔

تقدیم

از : ابو حامد مفتی احمد میاں برکاتی

مفتی اہلسنت، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین ط

شراب پر اگر شربت کا لیبل لگایا جائے تو شراب، شربت نہ بنے گی، نقلی مال پر اصلی کا لیبل لگانے سے بھی چیز جعلی ہی رہے گی اور بہر صورت قانون کی نگاہ میں یہ دھوکہ اور فریب کہلائے گا، جسکی سزا ہر معاشرہ میں موجود ہے، قادیانی خود کو مسلمان کہے تو بھی مرتد ہی رہے گا اور اسلامی حکومت میں واجب القتل۔ آجکل تو لوگ ہر نقلی مال پر اصلی لکھکر فروخت کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے غیبی خبر نامہ میں ۱۴ سو سال قبل ارشاد فرمادیا تھا کہ آخر زمانہ میں کچھ نقلی مسلمان اصلی ہونیکا دعویٰ کریں گے، سرکار کی پیش گوئی پوری ہوئی اور نقلی سواد اعظم، نقلی اہلسنت کے لیبل چسپاں کرکے میدان میں کود پڑے، ایسے ہی نقلی مسلمانوں میں غیر مقلدین کا فرقہ بھی ہے،۔ بھولے بھالے مسلمان ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بہک رہے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کریں تو ان سے قریب بھی نہ پھٹکیں لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھکر اپنی نمازوں کو اکارت کرتے ہیں،

فی الواقع فرقۂ غیر مقلدین، گمراہ بددین، ضالین مفسدین ہیں انہیں تو امام بنانا ہی حرام ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے، ان سے ملنا جلنا آگ ہے، یہ لوگ تقلید ائمہ دین کے دشمن ہیں، عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں، مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں، ائمہ ہدیٰ کو احبار و راہب ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں، ان کی امامت سے بچنا لازم ہے، انہیں اپنے اختیار سے تو ہرگز کوئی سنی محب سنت امام نہیں بنائیگا، اور جہاں وہ امام ہوں اور روکنے پر قدرت نہ ہو سنی کو چاہیئے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے اور اگر بمجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز دہرائے اگرچہ وقت جاتا رہا اگرچہ مدت گزر چکی ہو، علامہ شامی نے ردالمحتار میں یہی تحقیق فرمائی ہے ۔ اس حکم کو سمجھنے کیلئے پانچ موٹی باتیں ذہن میں رکھیں، اوّل یہ کہ یہ فرقہ بدترین اہل بدعت سے ہے کہ ان کے نزدیک جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں لہٰذا انکے اس عقیدہ کے تحت معاذاللہ تمام مومنین، ان موحدین کے علاوہ مشرک ہوئے اسی بنا پر انہوں نے حرم خدا کعبہ اور حریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دارالحرب ٹھہرایا اور وہاں کے رہنے والوں کو کافر و مشرک ٹھہرا کر جہاد کے نام پر خروج کیا اور حرمین طیبین پر غلبہ پایا، اس واقعہ کا ذکر علامہ ابن عابدین نے فتاویٰ شامی میں جلد ثالث کتاب الجہاد میں فرمایا اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون ۰ ان کا یہ عقیدہ کہ بس وہی مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں ــــ یہ فتنۂ شنیعہ وہاں سے دھکا ہوا اور پاک شہروں سے مردود ہوکر دارالفتن ہندوستان پہنچا جہاں اس نے اپنے قدم جمائے، ایک فرقہ نے بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیا اور دوسرے نے اسے بھی بالائے طاق رکھدیا پھر آپس

میں چل گئی وہ انہیں گمراہ اور یہ انہیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفت اہلسنت اور عداوت اہل حق میں پھر ملتہ واحدۃ رہے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا:

آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل

آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا،

(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا، یعنی ان کے اکثر سر منڈے ہوں گے۔ بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ مشمری الازار۔ پنڈلی سے کپڑا اٹھائے ہوئے ہونگے۔

دوم: یہ لوگ یعنی غیر مقلدین بدمذہبی کے علاوہ فاسق معلن بے باک بھی ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ان کا فسق اول یہ ہے کہ مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا: سباب المسلم فسق مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے (مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، النسائی، الحاکم، ابن ماجہ) دوسرا فسق یہ کہ علماء کو طعن کرتے ہیں، جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص ہیں جنکی تحقیر کرنے والا منافق ہوگا، (۱) وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا (۲) ذی علم (۳) امام عادل ـــ اس کے علاوہ ان کے اور بھی فسق ہیں جن کی یہاں گنجائش نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ یہ لوگ اولیاء کرام سے عداوت رکھتے ہیں، جس کی مثالیں عام ہیں، صرف فاسق ہی ہونا امام بنانے کو منع نہیں کرتا بلکہ فاسق کو آگے بڑھانا یہ اس کی

تعظیم ہے جبکہ فاسق شرعاً اہانت کا مستحق ہے۔

سوم: ان کے فقہی مسائل متعلق نماز و طہارت مذاہب حقہ سے کتنے مختلف ہیں، ملاحظہ ہوں (۱) پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے (طریقۂ محمدیہ، نواب صدیق حسن خان بہادر بھوپال مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص۶ و ص۷) اس کا مطلب یہ ہوا کہ کنواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجئے نماز پڑھیے کچھ مضائقہ نہیں (العیاذ باللہ) (۲) جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے (ہدایت قلوب قاسیہ ص۳۶، از مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین) اس قسم کی اور مثالیں موجود ہیں، ذی عقل و شعور کیلئے یہی کافی ہیں، تمام فقہا اور صحابہ کرام کا مسلک ان سے مختلف ہے ـــ

چہارم: یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود مسلمانوں کی تکفیر ہے اور دن رات اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں، جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے جا بجا ثابت ہے اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا خود کفر ہے، تو بتائیے ایسوں کی اقتدا کیونکر درست ہوگی، جبکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ضروریات عقائد کی بحث میں یہ چاہے کہ اس کا مخالف خطا کر جائے وہ کافر ہے کہ اس نے ایک مسلمان کو کفر میں مبتلا ہونا چاہا اور رضا بالکفر آپ ہی کفر ہے، یعنی ایسے شخص کے اس چاہنے پر کفر کا اندیشہ ہے۔

پنجم: یہ لوگ تقلید کو شرک اور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ سے سب ائمہ مقلدین کو مشرک بتاتے ہیں، یہ صراحۃً مسلمانوں کو کافر

کہنا ہے اور پھر ایک کو، نہ دو کو بلکہ لاکھوں کروڑوں کو اور پھر آج کل سے ہی نہیں گیارہ سو سال کے عامہ مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبان خدا اور اساطین شریعت تھے۔ ان کے مذہب کے بانی کے مقتدا اور پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

اپنے رسالہ "الصاف" میں لکھتے ہیں: "دو صدی کے بعد ہی مسلمانوں میں تقلید شخصی کا ظہور رہوا، ایسا شخص کم ہی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو" اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ تقلید بارہ سو برس سے چلی آرہی ہے اور ہر زمانہ میں علماء کا تقلید پر عمل رہا، یہ لوگ تقلید کو کفر و شرک اور لاکھوں کروڑوں مقلدین کو مشرک اور کافر ٹھہرا کر علامہ شامی کے اس بیان کی تائید کر رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے طائفہ کے سوا، تمام عالم کو مشرک کہتے ہیں اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں:

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بالحدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

بہر حال ان کے عقائد ملاحظہ فرمانے کے بعد اہلسنت کو چاہیئے، ان سے پرہیز رکھیں ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں کہ احادیث میں آیا اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت سے بچو اور بے شک بدمذہب آگ ہیں۔ بالجملہ ہر طرح ان سے دوری مناسب ہے خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے بچنا واجب۔ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلوٰتکم فلیؤمکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہیئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

(تاریخ بخاری، ابن عساکر)

ان تمام اقوال کی روشنی میں کیا کسی مسلمان کی نماز ان لوگوں کے پیچھے ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے دوری بہتر ہے۔ فاضل اجل حضرت مولانا محمد عبد الوہاب خان صاحب قادری رضوی زید مجدہم نے بھی ایسے ہی ایک دعویٰ کا تعاقب کیا ہے اور چور کو گھر تک پہنچایا ہے اور ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کے تحت، غیر مقلدین کو ان ہی کے جال میں پکڑ لیا ہے — یہ مختصر رسالہ ہر ذی عقل و شعور کیلئے کافی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر دے ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

۱۲؍ فروری [illegible]

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دار العلوم احسن البرکات

حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ھدانا السنن ؛ وجعل فینا کل امام حسن ؛ والصلوٰۃ الحنانۃ والسلام الاحن ؛ علی الامام الامین والامان الامن ؛ محمد مربی الروح والبدن ؛ والہ وصحبہ فی السمو والعلن ؛ والائمۃ المجتہدین مصابیح الزمن ؛ وعلینا معھم یا عظیم المنن ؛ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی علیہ ربہ وسلم ومن اما بعد ،

اے عزیز ! جان لو کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۔ — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے ۔

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ۔ تو مرسل بھیجنے والا خالق کائنات ، مرسَل جس کو بھیجا گیا سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسل الیہم جن کی طرف بھیجا گیا ساری کائنات ، خلاصہ یہ کہ مرسل اللہ عزوجل ، مرسل الیہم مخلوق ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مرسل ہیں اللہ اور مخلوق کے درمیان میں وسیلہ جلیلہ ، پس تمام مخلوق محتاج ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم محتاج الیہ ، چنانچہ آپ کا نام قاسم نعمۃ اللہ بھی ہے یعنی اللہ عزوجل کی نعمتوں کو تقسیم فرمانے والے ۔ لہٰذا ان کی رحمت وفیض تمام عالم کہ ماسوا اللہ کو کہتے ہیں محیط ، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں ، صدیق کی صداقت میں ، فاروق کی عدالت میں ، ذی النورین کی سخاوت میں ، حیدر کرار کی شجاعت میں ، اولیاء کرام کی کرامت میں ، ائمہ کرام کی امامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا ، چنانچہ حنفیوں میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض اور مالکیوں میں امام مالک رضی اللہ عنہ کا فیض ، شافعیوں میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ، حنبلیوں میں امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض

در حقیقت رحمت عالمیان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض ہے خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل جس کا رب ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کیلئے رحمت ہیں ۔ بلا تشبیہ یوں سمجھئے کہ بندوں کو روزی ، زراعت ، تجارت وملازمت وغیرہم کے ذریعہ پہنچتی ہے مگر حقیقت میں روزی عطا فرمانے والا اللہ عزوجل ہے اسیطرح جو فیوض وبرکات ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے بندوں کو مل رہے ہیں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض ورحمت ہے جنکا ارسال فرمانے والا اللہ عزوجل ہے ۔ اگر کچھ لوگ اپنے وسائل پر یقین کریں اور اللہ عزوجل کی ربوبیت سے منکر ہو جائیں اس سے اللہ کی ربوبیت میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے نزدیک وہ بے دین گمراہ ضرور ہیں ۔ منکرین کا وجود ہر زمانہ میں موجود ، حتی کہ عہد ہمایوں مہد سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو تمام زمانوں سے افضل واعلیٰ ، جس کے متعلق سرکار دوجہاں ارشاد فرمائیں ، خیر القرون قرنی اس زمان ذیشان میں بھی منکرین شر اٹھاتے فتنے پھیلاتے رہے کتنے تھے وہ کہ برملا سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے اور علانیہ کہتے "لست مرسلا" کہ تم رسول نہیں ۔ اور کتنے وہ تھے جنہوں نے ازراہ فریب اسلام کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالا اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا ، خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ، کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید بسم اللہ الرحمن الرحیم ،

اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنٰفقین لکذبون ۔ — جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ۔

یہ وہ تھے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے اور بباطن میں اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے پھر جس قدر زمان پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد (دوری) ہوتا گیا فتنے بڑھتے گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک فتنہ غیر مقلدین کا ہے جو خود کو اہلحدیث کہتا اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے۔

حال ہی میں ایک روز پیر احسان اللہ خان صاحب مدظلہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ عقائد و مسائل پر سلسلہ گفتگو جاری رہا دریں اثنا پیر صاحب نے ایک کتابچہ مسمیٰ "اصلی اہلسنت" عنایت فرما کر جواب کا مطالبہ فرمایا اس کتابچہ کی انسانیت اور دل آزار عبارات دیکھ کر سخت افسوس ہوا اور حیرت بھی کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے ؛ خود مسلمان کہلائیں اور مسلمانوں کے عظیم گروہ سواد اعظم کو مشرک و کافر ٹھہرائیں۔

آج جبکہ اسلام کو مسلمانوں کو اتحاد کی سخت حاجت ، اسلام دشمن سازشیں ، بیرونی طاقتیں ، کفار ملتیں ، برسرپیکار ، مسلمانوں کے درپے آزار ، برآں مٹانے پر تیار ، فلسطین کا حال کسے معلوم نہیں ، بیت المقدس پر مظالم کی کیفیت کسے معلوم نہیں۔ روس کی اسلام دشمنی پوشیدہ نہیں ، بھارت کی جارحانہ صورت مخفی نہیں ، ہر چہار جانب کفار کی یلغار ، مسلمان نرغہ میں بے بس ولاچار۔ مگر یہ کیسے مسلمان ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے ہاتھوں اسلام کو مٹاتے نہیں شرماتے۔

تعارف

کتاب "اصلی اہلسنت"

ایک محقق کے قلم کا فیض ہے جس کو مرکزی انجمن اہلحدیث ۴۵۶ گلی ۱۲ مجاہد کالونی نیشنل اسٹیڈیم روڈ کراچی ۱۲ نے طبع کرا کر تقسیم کیا۔

غور طلب امر ہے کہ یہ ہیں کون "اصلی اہلسنت" جس طرح مسلمانوں سے مقابلہ میں کوئی آئے اس سے پوچھا تم مسلمان ہو وہ کہے نہیں "میں اصلی مسلمان ہوں - اسی طرح یہ اہلسنت نہیں بلکہ اصلی اہلسنت ہیں۔ پھر کتاب کا مرتب صرف اہلحدیث نہیں بلکہ مولوی بھی ہے اور علامہ بھی اور محقق بھی ہر مولوی محقق نہیں ہوتا البتہ ہر محقق مولوی بھی ہوتا ہے اور علامہ بھی ، جاہل ہرگز محقق نہیں ہو سکتا۔ محقق کی شان و جرأت ملاحظہ فرمائیں کہ نام تک ندارد - نام کیسے بتائیں کہ چور نام نہیں بتاتے مکروہ چہرہ نہیں دکھاتے نسب کو ظاہر کرتے گھبراتے بلکہ خوف کھاتے ہیں کہ بہر صورت پر گھونگٹ اگر کھل جائے تو شرمائے۔ وہ کون ہیں جو نام و نسب کو چھپاتے ہیں ہمیں بتانے کی حاجت نہیں مگر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ یہ نرالا محقق حرف "م" کو علم بنا کر اپنا مدعا بیان کرتا ہے ہم اس میم کو مجہول سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ میم کی تفہیم ہو جائے۔

نسبت کا بیان

غیر مقلدین کے محقق مجہول رقمطراز ہیں "آپ اپنے امام کے نام پر حنفی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں نبی بڑا یا امام محمدی نسبت اچھی یا حنفی (پھر اس کے بعد لکھتا ہے) اصلی باپ ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے جب حضور ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنیکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب   جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے

عن ابیه فقد کفر. | وہ کفر کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں فرمایا۔

من ادعا الی غیر ابیه وھو یعلم | جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے
فالجنة علیه حرام۔ | اس پر جنت حرام ہے۔

جب حضور
صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی
طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں اور کیا ہے۔" (اصلی اہلسنت ص ۴۳-۴۴)

سبحان اللہ! محقق مجہول کی حدیث دانی برتے پر اتراتے تحقیق
کا دعویٰ فرماتے اگر ہم احتراماً کچھ نہ کہیں کہ علم و ایمان، اخلاق و ایقان کا
التزام ہے۔ مگر آپ کو اپنے برادر نسبتی کا بھی خوف نہیں اگر کوئی غیر مقلد
غزنوی یا امرتسری، خرباا اور روپڑی کہ یہ دونوں احادیث تو نسبی اور
حقیقی باپ کے متعلق ہیں نہ کہ روحانی اور دینی باپ سے متعلق اس کی
مثال تو ایسی ہے کہ ولید نے خالد سے پوچھا تمہارے باپ کون اور
نسبت کیا ہے خالد نے معاً جواب دیا میرے باپ کا نام محمد فاروق اور نسبت
فاروقی ہے پھر خالد ولید سے پوچھتا ہے کہ تمہارا باپ کون اور نسبت کیا ہو
ولید جس کو اپنے باپ کا علم ہی نہیں وہ تو ایک بازاری عورت کا بیٹا ہے
وہ جانتا ہی نہیں کہ اصلی باپ کون ہے بڑی دیر بعد سوچکر کہتا ہے کہ میرے باپ
آدم ہیں اور نسبت آدمی جس پر خالد کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام تو سب ہی کے باپ
ہیں تمہارا اصلی حقیقی باپ کون ہے جس پر ولید کہتا ہے آپ اپنے باپ کے نام
پر فاروقی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر کہ ہمارے روحانی باپ آدم علیہ
السلام ہیں آدمی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں کہ فاروقی بڑا یا آدم آدمی نسبت
اچھی یا فاروقی۔

اس مثال سے بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ محقق مجہول نے اپنے

باپ کی نسبت کو توڑا اور بحکم حدیث کفر کے مرتکب ہوئے اور جنت ان
پر حرام ہو گئی یہ خود ہی فیصلہ کریں کہ غلط کار کون ہے؟ چنانچہ مجہول ابن
مجہول ہیں نیز حنفی ہونا منافی اسلام نہیں قرآن کریم میں چچا کو آباء میں
داخل فرمایا، مثلاً یعقوب علیہ السلام نے موت کے وقت اپنے بیٹوں سے
فرمایا کہ میرے بعد کس کی پوجا کرو گے تو بیٹوں نے عرض کیا

قالوا نعبد الٰھك والٰه ابائك | بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے
ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق الٰھا واحدا۔ | آپ کا اور آپ کے باپ ابراہیم و

اسمٰعیل و اسحٰق کا ایک خدا۔" حضرت یعقوب علیہ السلام کے باپ اسحٰق علیہ
السلام ہیں مگر اسحٰق علیہ السلام سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کو جو چچا ہیں
آباء میں شمار فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ آباء میں چچا کو شامل کرنے سے باپ
کا چھوڑنا لازم نہیں آتا لہٰذا جو حنفی ہے وہ مسلمان ضرور ہے کہ ائمہ ملت اور
اولیاء امت بکثرت حنفی ہیں مگر خود کو محمدی نہ صحابہ کرام نے کہا نہ حضور اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنے کا حکم دیا نہ ائمہ امت اور نہ اولیاء ملت نے اپنے کو
محمدی کہا۔

محمدی ہونے کا بیان

محقق مجہول کو محمدی کہلانے پر بڑا ناز ہے۔ لکھتے ہیں "ہم
اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں"، (اصلی اہلسنت ص۳) یہ محقق مجہول اور غیر
مقلد سارے عامل حدیث ہونے کے دعویدار ہیں کوئی حدیث ایسی جس میں سرکار
دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمدی کہلانے کا حکم دیا ہے؟ اگر نہیں تو حدیث سے
جدا ہو کر محمدی کہلانا بدعت نہیں؟ تو بدعتی ٹھہرے حدیث میں تو مسلمین اور مومنین ہی
فرمایا گیا ہے۔ حدیث :- اسحٰق ابن راہویہ مسند میں اور ابی بکر بن ابی شیبہ استاذ
بخاری و مسلم مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر گزر ہوا وہ کہہ رہا تھا اس سے پہلے تشریف لے گئے اور فرمایا،

والذی اصطفیٰ محمد علی البشر لا افارقک۔ — قسم ہے اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا واللہ خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیر المؤمنین نے اسے ایک طمانچہ مارا وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "عمر تم طمانچہ کے بدلے اسے راضی کرو" یعنی ذمی ہے اور ہاں یہودی آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ وانا حبیب اللہ، اور میں اللہ کا پیارا ہوں ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مؤمنین کا لقب دیا۔" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت کا نام مسلم اور لقب مؤمنین ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناز فرمایا، غیر مقلدین کے محقق مجہول تو نبی کے سوا کسی کو امام مانتے ہی نہیں فرماتے ہیں "نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا،

(اصلی اہلسنت ص۲۰)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد اگر کسی کو امام کہدیں تو وہ ان کا نبی ہی ہوگا چنانچہ غیر مقلدین کے مسلم بزرگ شیخ عبدالعزیز ابن باز رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اپنے مقدمہ میں محمد بن عبدالوہاب کے متعلق فرماتے ہیں "امام العلامہ حبر الفہامہ ... محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی التمیمی (سیرت شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ص۱۰، نیو آغا خان بلڈنگ مولانا آزاد روڈ بمبئی)

محقق مجہول کے اصول پر امام محمد بن عبدالوہاب کہنا ہی اس کو نبی ظاہر کرنا ہے چنانچہ یہ نسبت "محمدی" محمد بن عبدالوہاب کے نام سے موسوم

کی گئی، نیز مخفی نہ رہے غیر مقلدین کے پیشوائے زمان مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے اس نسبت کا اجراء فرمایا، مشہور غیر مقلد مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ فرماتے ہیں "انہوں نے (محمد اسمٰعیل دہلوی) نے فرمایا اپنا نشان خالص محمدی رکھنا"۔

(تحریک آزادی فکر ص۲۴۴)

نیز مرزا حیرت دہلوی فرماتے ہیں "پیارے شہید (اسمٰعیل دہلوی) نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے کہلوادیا کہ ہم محمدی ہیں چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے"

(حیات طیبہ ص۱۴۲۱)

اس بیان سے واضح ہوا کہ محمدی نسبت کا موجد اسمٰعیل دہلوی ہے اس سے پہلے دنیا میں کوئی بھی اپنے کو محمدی نہ کہتا تھا، اور یہ نسبت محمد بن عبدالوہاب کے نام سے قائم کی گئی چنانچہ سارے غیر مقلد مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید کرتے اور اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں۔

غیر مقلد کب سے اہلحدیث بنے؟

عقائد کی خرابی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی وجہ سے وہابی جب رسوا اور خوار ہونے لگے اور لفظ وہابی کو بدمذہبی کا نشان سمجھا جانے لگا اس وقت غیر مقلدین کے مسلم پیشوا، اور محدث مولوی محمد حسین بٹالوی نے بسیار جد و جہد کے بعد اپنی مہربان سرکار انگریز سے وفاداری کے صلہ میں لفظ وہابی کو بدل کر اہل حدیث کہلانے کی منظوری کے بعد تشہیر کی، چنانچہ ہفت روزہ "اہلحدیث" سوہدرہ کے ایڈیٹر مشہور غیر مقلد مولوی عبدالمجید سوہدری لکھتے ہیں "کس قدر شرم کا مقام ہے کہ بعض اہلحدیث علماء نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتویٰ دیا خطاب بھی